

ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه

من فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

بالمملكة العربية السعودية

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نزدیک مقبول دین

فقط اسلام

ترجمہ

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

کاشانہ خلیق اٹو بازار سردھارتھ نگر یو پی

داعی احساء اسلامک سینٹر سعودی عرب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ اطِيعُوا اللّٰهَ
وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

حقوق الطبع محفوظة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده،
وعلى آله وصحبه ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين. أما بعد :
علمی تحقیق اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی نے (وحدت ادیان کی دعوت) سے
متعلق سوالات اور ذرائع ابلاغ میں نشر ہونے والے آراء اور مقالات کا
جائزہ لیا جن کا کہنا ہے کہ دین اسلام اور یہودیت و نصرانیت میں اتحاد پیدا کیا
جائے نیز اس اتحاد کے اظہار کے طور پر یونیورسٹیوں، ایر پورٹوں اور عام
مقامات پر ایک ہی احاطہ میں مسجد، گرجا اور یہودیوں کی عبادت گاہ تعمیر کی
جائے، اسی طرح ایک ہی غلاف میں قرآن کریم اور توریت و انجیل کو چھاپا
جائے وغیرہ وغیرہ۔ اس سلسلہ میں مشرق و مغرب میں بہت سے سیمیناروں
اور کانفرنسوں کا انعقاد ہوا اور بہت سی سوسائٹیاں بنائی گئیں۔ کمیٹی نے کافی
غور و فکر اور تحقیق کے بعد اس سے متعلق درج ذیل امور کا فیصلہ کیا:

۱۔ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ جو ہر کسی کو لازمی طور پر معلوم ہے اور
جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے یہ ہے کہ اس روئے زمین پر اسلام کے سوا
کوئی بھی دین برحق نہیں ہے۔ وہ سب سے آخری دین ہے اور اپنے سے پہلے
کے تمام دینوں، ملتوں اور شریعتوں کا نسخ ہے لہذا اب اس روئے زمین پر
اسلام کے سوا کوئی ایسا دین باقی نہیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی
جاسکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۸۵﴾ آل عمران ۸۵
 (جو شخص اسلام کے سوا اور کوئی دین تلاش کرے، اسکا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔)
 محمد ﷺ کی بعثت کے بعد اسلام وہی ہے جسے آپ لے کر کے آئے، نہ کہ دیگر ادیان۔

۲۔ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم رب العالمین کے پاس سے آنے اور نازل ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری کتاب ہے اور سابقہ نازل شدہ توریت وانجیل وغیرہ تمام کتابوں کی نسخ اور ان کی محافظ ہے۔ اب قرآن کریم کے سوا کوئی آسمانی کتاب ایسی باقی نہیں جس کے ذریعے اللہ کی عبادت کی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ﴾ المائدہ ۴۸

(اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجئے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیے)۔

۳۔ اس بات پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ توریت و انجیل قرآن کریم کے ذریعہ منسوخ ہو چکے ہیں، اس میں کمی بیشی کے ذریعہ تحریف اور تبدیلی ہو چکی ہے جیسا کہ اس کا بیان قرآن کریم کی بہت سی آیات میں موجود ہے۔ اس میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَ نَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ﴾ المائدہ ۱۳

(پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل فرمادی اور ان کے دل سخت کر دیئے کہ وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ نصیحت انھیں کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے، ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے اطلاع ملتی ہی رہے گی۔ ہاں! تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں)۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُوبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَ وَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ﴾ البقرة ۷۹

(ان لوگوں کے لئے ویل [ہلاکت و تباہی] ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو

ہلاکت اور افسوس ہے)۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلُؤُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ
الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾
آل عمران ۷۸

(یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان
مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبارت خیال کرو حالانکہ دراصل
وہ کتاب میں سے نہیں اور یہ کہتے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ہے حالانکہ دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں، وہ تو دانستہ اللہ تعالیٰ
پر جھوٹ بولتے ہیں)۔

بنا بریں ان کتابوں میں جو کچھ صحیح باقی ہے وہ اسلام کے ذریعہ منسوخ
ہے اور جو صحیح نہیں وہ تحریف کیا ہوا اور بدلا ہوا ہے (لہذا کچھ بھی قابل عمل
نہیں) نیز نبی ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ:

”ایک بار آپ ﷺ نے عمرؓ کے ہاتھ میں توریت کا کچھ حصہ دیکھا
تو آپ سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم
شک میں پڑے ہوئے ہو؟ کیا میں واضح اور صاف ستھری شریعت نہیں
لے کے آیا ہوں؟ اگر میرے بھائی موسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی
میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ تھا“۔ (احمد، دارمی وغیرہ)

۴۔ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے نبی و رسول محمد ﷺ تمام انبیاء اور رسولوں کے خاتم ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ احزاب/۴۰

[لوگو! تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے]۔

محمد ﷺ کے سوا کوئی ایسا رسول باقی نہیں جس کی اتباع واجب ہو، اگر اللہ کا کوئی نبی یا رسول زندہ ہوتا تو اس کے لئے آپ کی اتباع کرنے کے سوا کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اسی طرح اس نبی کے ماننے والوں کو بھی آپ کی پیروی کرنا ضروری ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ آل عمران/۸۱

(جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اسکے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب

نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔
 اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام جب آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو محمد ﷺ کی پیروی کریں گے اور آپ کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے۔
 نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا
 عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ﴾ اعراف/۱۵۷

جو لوگ ایسے نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس
 توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

اسی طرح اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ محمد ﷺ کی
 بعثت تمام انسانیت کے لئے عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَ نَذِيرًا وَلَكِنَّ
 أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ سبأ/۲۸

(ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور دھمکا
 دینے والا بنا کر بھیجا ہے، ہاں مگر لوگوں کی اکثریت بے علم ہے)۔

نیز ارشاد ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾

اعراف/۱۵۸

(آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا

[رسول] ہوں۔)

ان کے علاوہ اس مفہوم کی اور بہت سی آیات ہیں۔
 ۵۔ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ ہر وہ شخص جو اسلام میں داخل نہیں ہوا خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا کچھ اور، اس کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھنا اور اس کو کافر کہنا واجب اور ضروری ہے۔ اور یہ بھی عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کا دشمن ہے اور جہنمی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ

مُنْفَكِينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ البینۃ/۱

(اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے)۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ

جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ البینۃ/۶

(بے شک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین وہ دوزخ کی آگ میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ لوگ بدترین خلائق ہیں)۔

ان کے علاوہ اس مفہوم کی اور بھی آیات ہیں۔

نیز صحیح مسلم میں نبی ﷺ کی یہ حدیث ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس امت کا جو شخص بھی میرے بارے میں سنے گا خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی اور پھر میرے ساتھ بھیجی گئی شریعت پر ایمان نہ لائے گا وہ جہنمی ہوگا۔“
 اور اس بنا پر جو شخص یہود و نصاریٰ کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے کیونکہ شریعت کا قاعدہ اور اصول ہے کہ جو شخص کافر کو کافر نہ قرار دے وہ خود کافر ہے۔

۶۔ مذکورہ اعتقادی اصولوں اور شرعی حقیقتوں کے ہوتے ہوئے وحدت ادیان یعنی تمام دینوں کو ایک بنانے یا باہمی قربت پیدا کرنے یا ایک سانچے میں ڈھالنے کی دعوت انتہائی خبیث اور پرفریب دعوت ہے جس کا مقصد حق و باطل کو باہم ملا دینا، اسلام کی عمارت کو ڈھادینا، اس کے ستونوں کو اکھاڑ پھینکنا اور تمام مسلمانوں کو ارتداد کی طرف کھینچ لے جانا ہے۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق ہے:

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ

اسْتَطَاعُوا﴾ البقرة ۲۱۷

(یہ لوگ تم سے لڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں)۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَدُّوا لَوْ تُكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً﴾ النساء ۸۹

(ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے وہ کافر ہیں تم بھی ان کی طرح

کفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ۔

۷۔ مذکورہ گنہگار دعوت کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ اسلام و کفر، حق و باطل اور معروف و منکر کے درمیان تمیز ختم ہو جائے گی۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان موجود نفرت کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور ولاء اور براء (یعنی اسلام اور اللہ کی خاطر دوستی اور دشمنی) کا وجود نہ رہے گا۔ اللہ کی زمین میں اللہ کے کلمہ کی سر بلندی کے لئے جہاد و قتال بھی ختم ہو جائے گا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ التوبة ۲۹

(ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے، جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں جانتے، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں)۔

نیز فرمایا:

﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾ التوبة ۳۶

(اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے)۔

۸۔ وحدت ادیان کی دعوت اگر کسی مسلمان کی طرف سے ہے تو اسے دین اسلام سے صریح ارتداد پر محمول کیا جائے گا اس لئے کہ یہ دعوت عقیدہ کے اصولوں سے ٹکراتی ہے، اللہ سے کفر پر رضامندی ظاہر کرتی ہے، قرآن کی صداقت اور اس سے ما قبل کی تمام کتابوں کو بذریعہ قرآن منسوخ ہونے اور اسی طرح بذریعہ اسلام ما قبل کی تمام شریعتوں اور ادیان و مذاہب کے منسوخ ہونے کو باطل قرار دیتی ہے۔ اس بنیاد پر یہ ایسی سوچ ہے جو شرعی طور پر پوری طرح مردود اور شریعت اسلامیہ میں قرآن و سنت اور اجماع کے جملہ دلائل سے قطعی طور پر حرام ہے۔

۹۔ سابقہ دلائل سے ثابت ہوا کہ:

۱۔ کسی ایسے مسلمان کے لئے جو اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے نبی و رسول ہونے پر ایمان رکھتا ہو اس فاسد نظریہ کی طرف دعوت دینا، اس کی حوصلہ افزائی کرنا اور مسلمانوں کے درمیان اسے پھیلانا اور عام کرنا جائز نہیں چہ جائیکہ اس دعوت کو قبول کرنا اور اس کے اجلاس اور کانفرنسوں میں شریک ہونا اور اس کی محفلوں اور انجمنوں سے اپنے آپ کو منسوب کرنا۔

۲۔ کسی مسلمان کے لئے تو ریت اور انجیل کو الگ الگ بھی چھاپنا جائز نہیں تو بھلا قرآن کریم کے ساتھ ایک ہی غلاف میں چھاپنا کس طرح جائز ہوگا!! جس نے ایسا کیا یا اس کی طرف دعوت دی تو وہ نہایت گمراہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے حق جو کہ قرآن کریم ہے اور تحریف شدہ کتابیں یا حق منسوخ جو تو ریت و انجیل ہے ان کو باہم اکٹھا کرنا لازم آئے گا۔

۳۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایک ہی کمپلیکس کے اندر مسجد، کینسہ (چرچ، گرجا) اور یہودیوں کی عبادت گاہ کی تعمیر کی دعوت قبول کرے کیونکہ یہ اس بات کا اعتراف ہے کہ دین اسلام کے سوا اور کسی دین کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی جاسکتی ہے اور تمام ادیان پر دین اسلام کے غالب کرنے کی جدوجہد سے دست کش ہونا ہے نیز یہ دعوت دین حق کے ایک ہی نہیں بلکہ تین ہونے، روئے زمین پر بسنے والوں کے لئے ان میں سے کسی ایک کو بھی اپنا کر نجات پاسکتے، تینوں ادیان کے برابر ہونے اور اسلام کے سابقہ ادیان کو منسوخ نہ کرنے کی مادیت پرستانہ دعوت ہے (معاذ اللہ) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان باتوں کا اقرار یا اعتقاد یا اس سے راضی ہونا کفر اور ضلالت ہے کیونکہ اس میں قرآن کریم، سنت مطہرہ اور مسلمانوں کے اجماع کی صریح مخالفت پائی جاتی ہے، اور مذکورہ عمل اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ یہود و نصاریٰ کی تحریفات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں (تعالیٰ اللہ عن ذلک)۔

اسی طرح گرجا گھروں کو اللہ کا گھر کہنا بھی جائز نہیں اور یہ ماننا بھی درست نہیں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرتے ہیں جو اللہ کے نزدیک صحیح اور قابل قبول ہے کیونکہ وہ دین اسلام کے علاوہ الگ طریقہ کی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْأِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ آل عمران/ ۸۵

(جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا)۔
 بلکہ ان گرجا گھروں میں اللہ کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے۔ ہم کفر اور اہل کفر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نصرانیوں کے گرجا (چرچ) اور یہودیوں کے عبادت خانے اللہ کا گھر نہیں ہیں۔ اللہ کا گھر تو مسجدیں ہیں۔ ان گھروں میں تو اللہ کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور اگر کبھی ان میں اللہ کا ذکر بھی کیا جاتا ہو تو ہر گھر کو گھر والے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے چنانچہ ان گھروں میں عبادت کرنے والے چونکہ کفار ہیں اس لئے یہ گھر کفار کے عبادت خانے ہیں۔ (ملاحظہ ہو مجموع فتاویٰ ۱۶۲/۲۲)

۱۰۔ معلوم ہونا چاہئے کہ عمومی طور پر تمام کفار اور خصوصی طور پر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو اسلام کی دعوت دینا تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ کتاب و سنت کے صریح نصوص اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن یہ دعوت وضاحت و بیان اور اچھے انداز میں بحث و مجادلہ کے ذریعہ ہی ہوگی، اس کے لئے اسلامی شریعت میں سے کسی چیز میں تنازل نہیں کیا جائے گا۔ ایسا اس لئے کیا جائے گا تا کہ وہ یا تو اسلام کے تعلق سے مطمئن ہو کر اسے قبول کر لیں اور اس میں داخل ہو جائیں یا پھر ان پر حجت قائم ہو جائے تاکہ جو ہلاک ہو دلیل پر (یعنی یقین جان کر) ہلاک ہو اور جو زندہ رہے دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾

آل عمران ۶۴

(آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف
آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ
کریں، نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر
آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو
تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں)۔

یہود و نصاریٰ کی خواہشات کو تسلیم کرنے، ان کے اہداف و مقاصد کی
تعمیل کرنے اور حلقہٴ اسلام اور عہد ایمان کو توڑنے کے لئے ان کے ساتھ کسی
قسم کا بحث و مباحثہ، گفتگو، ملاقات اور میٹنگ کرنا باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ، اس
کے رسول اور ایمان والوں کو اس بات سے انکار ہے۔ اور ان لوگوں کی خود
ساختہ باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاحْذَرُهُمْ أَنْ يَقْتَنِبُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ﴾

مائدہ ۴۹

(اور ان سے ہوشیار رہئے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی
حکم سے ادھر ادھر نہ کریں)۔

کمیٹی مذکورہ فیصلہ کرتے ہوئے اور اس کا لوگوں میں اعلان کرتے

ہوئے تمام مسلمانوں کو عمومی طور پر اور علماء کو خصوصی طور پر اس بات کی وصیت کرتی ہے کہ اللہ کا تقویٰ، ڈر اور اس کی نگرانی کا احساس اپنے اندر پیدا کریں اور ہمہ قسم کی ضلالت و گمراہی اور اس کی طرف بلانے والوں اور کفر اور اس کی طرف دعوت دینے والوں سے مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت اور اسلام کا تحفظ و حمایت کریں۔ وحدت ادیان کی گمراہ کن کفریہ دعوت سے لوگوں کو ہوشیار کریں اور اس کے جال میں پڑنے سے بچائیں۔

ہم تمام مسلمانوں کے بارے میں اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ ان کا کوئی فرد اس گمراہی کو مسلمانوں کے ملکوں میں لانے اور رائج کرنے کا سبب بنے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے حسین ترین ناموں اور بلند ترین صفات کے واسطے سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تمام گمراہ کن فتنوں سے اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیں خود ہدایت یافتہ نیز ہدایت کار بنما بنائے، اپنے رب کی طرف سے نور و ہدایت کی بنیاد پر اسلام کا پاسبان بنائے حتیٰ کہ ہم اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کریں کہ وہ ہم سے راضی ہو۔

وباللہ التوفیق

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین.

